# اسرائیل کا ایٹمی اسلحہ

عبدالغفار عزیز

ایک طرف ہر مسلمان ملک پر ' حتیٰ کہ مصر جیسے یار و وفادار پر بھی ' امریکہ کا زبردست دباؤ ہے کہ وہ ایٹمی اسلحہ نہ بنائے ' دوسری طرف اسرائیل بے تحاشہ ایٹمی اسلحہ سے لیس ہوتا جارہا ہے۔ اسرائیل کی صلاحیت کا اندازہ "الدفاع العربی" نامی ایک عسکری رسالے کی ایک رپورٹ کے مطابق اس کی ایٹمی تنصیبات کی ان واضح ' متنوع اور باریک بین تصاویر سے بخوبی کیا جاسکتا ہے جو گزشتہ پانچ برسوں کے دوران روس اور فرانس نے تیار کی ہیں۔ ان تصاویر کے مطابق یہ تنصیبات فلسطین کے درج ذیل علاقوں میں ہیں:

۱۔ صحرائے نقب میں واقع ' دیمونا میں ایٹمی تنصیبات میں پلوٹونیم کی افزودگی کے علاوہ "اریحا ۲" نامی میزائل تیار کرنے کے پلانٹ اور "ٹل نوف" (Telnof) نامی ایٹم بم محفوظ کرنے کا ایک خفیہ گودام ہے۔ یہ بم کشش ثقل کے ذریعے استعمال کیے جاتے ہیں۔

۲۔ یہودی پہاڑیوں (Judean Hills) میں واقع "کفر زخاریا" کا علاقہ زیرزمین تعمیرات اور سرنگوں کی کھدائی کے لیے بے حد موزوں ہے۔ اس علاقے میں ۱۹۶۷ سے عسکری تعمیرات کا کام شروع ہے۔ پرانی تعمیرات صرف چار بڑی عمارتوں پر مشتمل تھیں جنھیں "اریحا ۱" نامی میزائلوں کے لیے استعمال کیا جاتا ہے لیکن اب ان عمارتوں کے جنوب کی طرف زیرزمین تنصیبات کا ایک جال ہے اور زمین سے فضا میں مارکرنے والے دُور مار میزائلوں کے لیے پانچ پلیٹ فارم بھی۔ اس کے جنوب مشرق میں ایک جدید ترین عمارت ایسی بھی ہے جو ۹۰ کے عشرے کے آغاز میں مکمل ہوئی ہے اور وہاں "اریحا ۲" میزائل ذخیرہ کیے گئے ہیں۔

۳۔ "بیر یعقوب" میں ' جو زخاریا سے ۱۵ کلو میٹر شمال میں ہے ' ایٹمی تنصیبات کو بے حد غیرمعمولی حفاظتی تدابیر سے نظروں سے اوجھل اور محفوظ رکھنے کے اقدامات کیے گئے ہیں۔ اریحا "۲" کے علاوہ یہاں زمین سے فضا میں مارکرنے والے ایرو (Arrow) نامی میزائل بھی تیار کیے جاتے ہیں جن کے

لیے خصوصی ٹکنالوجی اور سرمایہ امریکا نے فراہم کیا ہے۔رپورٹ کے مطابق اس علاقے کی ساری تنصیبات بھی زیر زمین ہیں اور یہاں صرف میزائل کی تیاری کا کام ہوتا ہے۔ان میزائلوں کے لیے ایٹمی ہتھیاروں کی تیاری کا کام یوڈیفیٹ (Yodefat) نامی کارخانے میں ہوتا ہے جو "سیکشن ۲۰" کے نام سے معروف ہے۔رفائیل کمپنی کے اس کارخانے میں Popeye نامی میزائل بھی تیار ہوتے ہیں جو امریکا نے جنگ خلیج میں استعمال کیے تھے۔

اسرائیل کا اکثر اسٹریٹیجک اسلحہ یہودی پہاڑیوں کے دامن میں محفوظ کیا گیا ہے کیونکہ وہ علاقہ مقبوضہ فلسطین کے وسط میں واقع ہے اور وہاں تک پہنچنا کسی بھی عام فرد کے لیے آسان نہیں ہے۔ان تصاویر کی مدد سے یہ اندازہ بھی کیا گیا ہے کہ اسرائیل کے پاس ۵۰ کی تعداد میں اریحا ۲ میزائل ہیں جن پر ایٹم بم نصب ہیں۔

اسرائیل نے اپنی ایٹمی تنصیبات کو اوجھل رکھنے کے لیے بہت سے غیر معمولی اقدامات کیے ہیں جن میں سب سے زیادہ زور گھنے درختوں کی افزایش پر دیا گیا ہے لیکن صحرائی علاقوں میں ضرورت اور معمول سے زیادہ درخت ہی خلائی سیاروں کی توجہ کا باعث بنے جن کی مدد سے زمین کے ایک ایک میٹر کی تصاویر بھی بے حد واضح بنائی جاسکتی ہیں۔

ادھر ایک برطانوی فیزیائی ماہر پروفیسر فرینک برنابی نے متعدد عسکری ماہرین' سفارت کاروں اور دانشوروں کے سامنے ایک لیکچر میں اس بات پر اصرار کیا ہے کہ اسرائیل کے پاس ایٹمی ہتھیاروں کی تعداد کسی صورت بھی ۲۰۰ سے کم نہیں ہے اور اسرائیل اپنا یہ اسلحہ جنگی جہازوں یا صحرائے نقب میں نصب اریحا میزائل کے ذریعے بآسانی استعمال کر سکتا ہے۔اس نے مزید کہا کہ یہ اسلحہ دفاعی یا دشمن کو حملہ کرنے سے باز رکھنے کے لیے نہیں بلکہ جارحیت کرنے اور حملہ آور ہونے کے لیے ہے۔

## یا سر عرفات! "حماس" کو جلدی کچلو

اسرائیلی سیکیورٹی فورسز کے اعلیٰ افسران اس بات پر اپنے اطمینان کا اظہار کر رہے ہیں کہ غزہ کے شمالی دروازے "ایرز" کے قریب ہونے والی رابین / عرفات ملاقات میں اسرائیلی وزیر اعظم نے عرفات پر بھرپور دباؤ ڈالا ہے کہ وہ اسرائیل مخالف تنظیموں کو کچل دے۔عرفات سے کہا گیا ہے کہ:

"ہمیں آپ سے مکمل امید ہے کہ آپ غزہ کے علاقے میں دہشت گردوں سے نمٹنے کے لیے سخت' واضح اور موثر پالیسی اپنائیں گے اور صرف محدود جوابی کارروائیوں پر اکتفا نہیں کریں گے"۔

دوسری جانب حماس کے قائد شیخ احمد یاسین نے' جو کئی سالوں سے کفاریونا جیل میں قید ہیں' "قدس پریس" کو ایک انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ اگر عرفات کی پولیس یہودیوں کی خاطر حماس کے

خلاف کی جانے والی کارروائیوں سے باز آجائے تو حماس اور عرفات کے درمیان بقائے باہمی ممکن ہے کیونکہ ہمارا اصل دشمن اسرائیل ہے۔ انھوں نے کہا کہ عرفات کو اپنی پارٹی کی ڈکٹیٹرشپ قائم کرنے اور فلسطینی جانبازوں کی اسرائیل مخالف سرگرمیوں کو کچلنے سے باز آجانا چاہیے۔ شیخ احمد یاسین کا کہنا ہے کہ اگر عرفات اپنی اس پالیسی پر گامزن رہے تو ہم اسے اسرائیلی فوج ہی کا ایک بازو تصور کریں گے۔

صدر بل کلنٹن کی' امریکہ میں حماس کی مالی اور تنظیمی سرگرمیوں پر عائد کردہ پابندی پر تبصرہ کرتے ہوئے انھوں نے کہا کہ: امریکی صدر کے اس اعلان کا حماس کی مالی اعانت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا' کیونکہ ہم اپنے جہاد میں مسلم امت کے مالی وسائل پر انحصار کرتے ہیں اور مسلم امت امریکا سمیت پوری دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔

انھوں نے کہا کہ تحریک حماس فلاں یا فلاں صدر کی خواہشات کی پابند نہیں ہے۔ کلنٹن کی پابندیاں ہمیں اپنے فنڈ منتقل کرنے کے سلسلے میں کچھ تشویش میں تو مبتلا کر سکتی ہیں' لیکن ہمارا کام نہیں روک سکتیں۔ ہم اپنے لیے ہتھیار دشمن کے ہاتھوں سے اور اسلحہ خانوں سے چھین کر حاصل کر لیتے ہیں۔ ہمارے پاس جذبہ شہادت سے سرشار نوجوان ہیں۔ کوئی بھی ––اللہ کے حکم سے––ہمارا جہاد نہیں روک سکتا۔

شیخ احمد یاسین نے ایک بار پھر یہ اسرائیلی پیشکش ٹھکرا دی کہ اگر وہ ۱۹۸۹ میں اغوا ہونے والے یہودی فوجی ' ایلان سعدون کی لاش کا پتہ بتا دیں تو اسرائیل انھیں آزاد کر دے گا' وہ جس ملک میں جانا چاہیں گے وہاں بھیج دے گا' اور جہاں بھی جائیں گے وہاں انھیں تمام تر سہولیات بھی مہیا کرے گا۔ شیخ یاسین نے اس پیشکش کے جواب میں کہا ہے کہ مجھے سو سال تک بھی جیل میں رہنا پڑا تو رہ لوں گا لیکن نہ تو سرزمین فلسطین چھوڑوں گا اور نہ مشروط رہائی قبول کروں گا۔